بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۷

عام چندہ سالانہ پیشگی چار روپے (للعہ)

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو فاروق منزل قادیان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر شیخ قاسم علی

جلد (۱۰) مورخہ ۶ جون سنہ ۱۹۲۵ء مطابق ۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۳ھ نمبر (۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ معہ جمیع متعلقین بخیریت ہیں۔

(۲) خاندان رسالت و ممبران خاندان حضرت خلیفہ اول رض اور حضرت نواب صاحب قبلہ معہ اہل بیت بعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

(۳) انجمن احمدیہ لاہور کے سال رواں کی پہلی سہ ماہی کا جلسہ ۲۹ لغایت ۳۱ مئی سنہ ۲۵ء دہلی دروازہ کمپنی باغ میں بڑی دہوم دھام سے ہوا۔ مفصل رپورٹ سکرٹری صاحب تبلیغ لاہور ارسال فرماوینگے۔ تو شائع کر دیجائیگی۔ حاضرین کی تعداد ۵-۶ سو سے لیکر تین ہزار تک پہنچتی تہی۔ انجمن جناب حافظ روشن علی صاحب و مکرمی چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے و جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لاء و برادرم مولوی جلال الدین صاحب شمس و برادرم مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل و محترم شیخ عبد الرحیم صاحب نیر و مخدومی مولوی عمر الدین صاحب شملوی و خاکسار ایڈیٹر فاروق نے تقریریں کیں۔ جنکا دیرپا اور نتیجہ خیز اثر سامعین پر ہوا۔

(۴) امسال تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے امتحان انٹرنس میں ۲۳ طلباء تھے جن میں سے ۱۲ پاس ہوئے۔

تصحیح:۔ گذشتہ پرچہ میں جو نظم صفحہ اول پر شائع ہوئی تہی۔ اسمیں شعر ہشتم کے مصرعہ اول میں لفظ "حامئی بطلان" غلطی سے لکھا گیا ہے۔ صحیح لفظ "ماحیٔ بطلان" ہے۔ احباب درست کرلیں۔

(۵) مکرمی شیخ عبد الحلیم صاحب بتقریب رخصتانہ خود تشریف لائے ہیں۔ آپکی شادی خانصاحب ذو الفقار علی خانصاحب کی دختر نیک اختر سے ہوئی تہی۔

قال رسول اللہ صلعم من لا یرحم لا یرحم

(از محمد سعید صاحب متعلم ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ جامعۂ علی گڑھ)

شنیدم واقعات روح فرسا
ز مروانِ دغا در ملکِ کابل
حلیم و صالح و بے چارہ بےکس
دگر چوں قدسیاں نور علیٰ نور
ز دستِ مسلمے سنگسار گشتند
بہ پیشِ ساملکے ایں حال بردم
نہ از نصرانیاں ایں جورِ آید
بگفتا اے پسر خاموش بنشیں

کہ از اکراہِ آں لم یزید عالم
ز سر تا پا صفا و صدق واسلم
رفیق آنانکہ بُد جز ربِ اعلم
خلافِ حق نہ گفتا لا و نے لم
ز جورِ دیگراں ہرگز نہ نالم
الا اے محرم اسرارِ عالم
کہ مے بینیم ماز اں شاہِ اظلم
کہ دنیا راست آئینِ مسلّم

وما من ظالمٍ الا و سیبلیٰ
وان طال المدیٰ یوماً بظالم

٭ صاحب کی دختر نیک اختر سے ہوئی تہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخاب اخبارات

—— لاہور ۳۱ر مئی۔ این ڈبلو ریلوے یونین کی طرف سے ۲۹ر مئی کو حسب ذیل بحری پیغام جناب وزیر ہند، نیشنل یونین ریلوے کے پریزیڈنٹ مسٹر جے ایچ ٹامس اور پارلیمنٹ کے رکن مسٹر جارج لینسبری کی خدمات میں روانہ کیا ہے۔

—— دو مہینہ سے ریلوے کے چالیس ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ مزدوروں کو ان کے کوارٹروں سے نکالا جارہا ہے۔ ان پر طرح طرح کے ظلم توڑے جاتے ہیں۔ انکو معزول کیا جاتا ہے۔ اور حکومت گرفتاریاں عمل میں لارہی ہے۔ تمام ریلوے پر گاڑیاں پٹڑی پر سے اتر رہی ہیں۔ حادثات ہورہے ہیں۔ اور مالی نقصانات ہوتے ہیں جن کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ ہیڈ و اور والٹن انڈین ریلوے کے زبردست حصہ دار ہڑتال کو توڑنے کے لئے جھوٹا پروپیگنڈا پھیلانے اور مخرب اخلاق ذرائع استعمال کرنے پر روپیہ ضائع کر رہے ہیں۔ نفرت وحقارت کے جذبات اور حکومت کے خلاف احساسات کے پھیلنے کو روکنے کے لئے سوسائٹیوں کی مداخلت ضروری ہے۔

—— لاہور یکم جون۔ باوجود ایجنٹ صاحب کے آخری اعلان کے ریلوے ہڑتالیوں نے عزم بالجزم کرلیا ہے۔ لیکن کام پر جانے کو طیار نہیں۔

—— لنڈن ۲۸ر مئی۔ سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ لارڈ ریڈنگ کی مدت ملازمت میں دو سال کا اضافہ ہوگیا ہے۔

—— لنڈن۔ ۲۹ر مئی لارڈ ریڈنگ کی درخواست پر فیلڈ مارشل ولیم برڈوڈ ہندوستان جلد روانہ ہوجائیں گے۔ ورنہ وہ موسم سرما تک روانہ نہ ہوتے اب وہ لارڈ ریڈنگ کے ساتھ جائیں گے جو انگلستان سے ۴ر جولائی تک روانہ ہوں گے۔

—— جن قاتلوں نے مسٹر عبدالقادر باولا کے خون ناحق سے اپنے ہاتھ رنگے تھے۔ وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے۔ تین کو سزائے موت دی گئی۔ اور چار حبس دوام بعبور دریائے شور کے مستوجب قرار پائے۔

دو عجیب واقعات

(۱) پٹیالہ میں ایک پنڈت صاحب بڑی خوش الحانی سے کتھا کیا کرتے تھے۔ عورتوں کا ہجوم آدمیوں کی نسبت بہت زیادہ ہوا کرتا تھا۔ آپ بڑے مہاتما اور برہمچاری مشہور تھے۔ ہفتہ ہوا۔ کہ آپ ایک نوجوان دیوی کو اڑا کر لے چلے۔ اور دیوی سمیت پکڑے گئے۔ ہندو مہاتماؤں نے ان کی خوب درگت بنائی اور کوتوالی کے سپرد کئے گئے۔

(۲) قصبہ سنور ریاست پٹیالہ میں ایک ہندو سے اکالیوں نے اپنے لئے سور کے گوشت کے بڑے تلوائے۔ ہندو نے اس سور سے بچے ہوئے روغن میں پکوڑے پتوڑ تل کر مسلمانوں کو کھلائے۔ اور ان کے مذہب کا ذرا بھی لحاظ نہ کیا۔ دیکھیں حکام پٹیالہ اس ہندو کو کیا سزا دیتے ہیں۔ حیف ہے ان مسلمانوں پر جو بلا تحقیقات، اور خلاف مذہب لوگوں سے ایسی مرطوب اشیاء لیکر کھاتے اور پیتے ہیں۔

اعجازی حمل

شہر متھرا (دیرہما) میں ایک ساڑھے چار سالہ برہمن لڑکی حاملہ ہے۔ آثار حمل کو مرض سمجھکر ہسپتال لیجایا گیا۔ ڈاکٹر اور سول سرجن نے متفق الرائے ہوکر حمل بتلاتے ہوئے بہت حیرت واستعجاب ظاہر کیا۔ حکیم اور دائیوں کو دکھلایا گیا۔ سب نے بالاتفاق حمل تجویز کیا ہے۔ عموماً حمل کا آٹھواں مہینہ بتلاتے ہیں۔ لڑکی تندرست ہے۔ حمل کے تمام علامات ظاہر ہیں۔

—— سنا ہے۔ کہ ریاست اندور میں ایک یونیورسٹی قائم ہونیوالی ہے۔

—— چین کی کوئلہ کی کانوں کا رقبہ سب سے زیادہ ہے۔ اسکا تخمینہ ۳ لاکھ مربع میل ہے۔

—— سماٹرا کی ٹین کی کانیں بلحاظ پیداوار دنیا بھر میں اول درجے پر ہیں۔

—— نہر سویز کے راستے سے تجارت کی کثرت کے لحاظ سے دنیا بھر میں سب سے پہلے درجے پر برطانیہ ہے۔ اور دوسرے درجہ پر ہالینڈ۔

—— وائنا (دارالحکومت آسٹریا) کے بجائے اسوقت ٹوکیو (دارالحکومت جاپان) دنیا کا ساتواں بڑا شہر ہے۔

—— ہسپانیہ میں نمک کی پہاڑیاں چار سو فٹ اونچی ہیں۔

—— دنیا میں جسقدر مٹی کا تیل پیدا ہوتا ہے۔ اس کا ۷۱ فیصدی حصہ امریکہ سے نکلتا ہے۔

—— دنیا بھر کی روئی کی فصل میں سے دو تہائی کی کاشت امریکہ میں ہوتی ہے۔

—— دنیا بھر میں جسقدر ہاتھی دانت پایا جاتا ہے اس کی تین چوتھائی حصہ افریقہ سے فراہم ہوتا ہے۔ اور انٹیورپ دنیا بھر میں ہاتھی دانت کی سب سے بڑی منڈی ہے۔

—— ڈنمارک میں یہ حکم ہے۔ کہ درخت کاٹنے والے لوگ جنگلات کے جس قدر رقبے سے درخت کاٹیں اتنے ہی رقبے میں کسی دوسرے مقام پر درخت لگادیں۔

—— تیل جس رفتار پر اس وقت خرچ ہو رہا ہے۔ اس کے لحاظ سے ایک ماہر فن کے قول کے مطابق بیس سال کے اندر اندر تیل کا سارا ذخیرہ ختم ہوجائیگا۔

—— پنسلوینیا میں دو سو میل کے ایک علاقے میں تیل کے چالیس ہزار چشمے ہیں۔

—— جنگلات انہی خطوں میں پائے جاتے ہیں۔ جہاں گرمی کے موسم میں حرارت ۵۰ درجے اور ہر سال بارش ۳۰ درجے ہوتی ہے۔

—— روس کا ۲/۵ حصہ جنگلات سے معمور ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۶ جون ۱۹۲۵ء

کیا ویدک دھرم عالمگیر مذہب ہو سکتا ہے؟

(۷)

دیانندی ایشور کی طاقتیں (صفاتی ناموں کے تذکرہ میں)

دیانندجی خدا کے قادر مطلق ہونیکا بھی بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ”جسمیں تمام طاقتیں موجود ہوں۔ وہ سرو شکتی مان“ ایشور ہے“

(ستیارتھ سفحہ ۲۱ باب اول)

آگے چلکر جب اعتراض ہونے لگے۔ کہ جو روح و مادہ کو پیدا نہیں کر سکتا۔ تو وہ ”سرو شکتی مان“ یعنے قادر مطلق کیسا ہے۔ وہ تو قادر مقید ہوا۔ نہ مطلق۔ اس قسم کے اعتراضوں سے ڈر کر پھر آپ نے انوکھی تشریح قادر مطلق کی اس طرح فرمائی۔ کہ

لفظ ”سرو شکتی مان“ کے معنے محض یہی ہیں۔ کہ ایشور اپنے کام یعنی پیدائش پرورش فنا وغیرہ کرنے اور تمام روحوں کے پن پاپ (اعمال) کے مطابق انکو واجبی طور پر جزا سزا دینے میں کسی کی ذرا

بھی امداد نہیں لیتا“

(ستیارتھ پرکاش باب جواب سوال نمبر ۱۶ ص ۲۳۵)

آریہ دوستو! کیا ”سرب شکتی مان“ کے یہی معنے ہیں؟ کیا تمہارا ایشور اسیقدر قدرت رکھتا ہے۔ جسقدر ہم اور تم۔ کیا یہ لاجواب تشریح شاستروں اور سنسکرت لغت اور قدیمی مذہبی کتابوں سے کی گئی ہے؟ کونسا پرمان (حوالہ) اس تشریح لاثانی کے ثبوت اور تائید میں آریہ سماج کے بانی نے پیش کیا ہے؟ کیا یہ محض اعتراضات سے بچنے کیواسطے معنوی تحریف نہیں کی گئی؟ کیا ہم اس کو دیانندی اختراع اور ایجاد بندہ مگر سراسر گندہ کہنے میں حق بجانب نہیں؟ نہیں دوستو! ہم سچ کہتے ہیں۔ کہ تمہارے گرو نے تمہاری آنکھوں میں دھول ڈالنی ہی نہیں چاہی بلکہ مٹھی بھر کر ڈالی ہی دی ہے۔ اور تمکو اندھا کر کے اس بیہودگی پر دستخط کرا لئے ہیں۔

بھلا بتاؤ تو سہی

(۱) کہ اگر تمہارے سامنے قلم دوات کاغذ رکھدیں۔ تو کیا تم بغیر کسی کی مدد کے لکھ نہیں سکتے؟

(۲) اگر ایک کمہار کے آگے مٹی۔ پانی۔ چاک رکھدیں۔ تو کیا بنا کسی کی مدد کے وہ گھڑا نہیں بنا سکتا؟

(۳) اگر لوہار کے سامنے لوہا۔ اہرن۔ ہتھوڑا وغیرہ رکھدیں۔ تو کیا وہ بلا امداد غیرے بندوق تلوار نہیں بنا لیتا؟

(۴) اگر جلاہے کے آگے سُوت۔ کھڈی۔ نلی وغیرہ رکھدیں۔ تو وہ خود بخود کپڑا بُن کر رکھ نہیں دیگا؟

بیشک تم لکھ لوگے۔ کمہار گھڑا بنا دیگا۔ جلاہا دھوتی بُن لیگا۔ اور کسی کی امداد کی ضرورت نہ ہوگی۔ پھر ہمارے ایشور میں کونسی خوبی تم سے اور لوہار کمہار و جلاہے سے بڑھ کر ہوئی جسطرح کہ وہ سرو شکتی مان بنایا گیا ہے۔ اسیطرح سے یہ سب سرب شکتی مان بن جاتے ہیں۔ وہ

بڑا کاریگر سہی۔ یہ چھوٹے صناع ہیں ورنہ دونوں برابر ہیں۔

اگر تم کہو۔ کہ ہم قلم دوات کے کمہار مٹی پانی کا لوہار لوہے آگ کا۔ جولاہا سُوت نلی کا محتاج ہے۔ اور ان کی مدد بغیر کچھ نہیں بنا سکتے۔ تو آپکے ایشور مہاراج بھی روح۔ مادہ۔ زمانہ اکاش کے محتاج ہیں۔ وہ بھی ان کی مدد بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ پس تم میں اور تمہارے ایشور میں یا لوہار کمہار میں اور ویدک ایشور میں بجز چھوٹی بڑی کاریگری کے اور کوئی زیادتی نہیں۔ بھلا اس ایشور کو اس خدا کے ماننے والوں کے سامنے پیش کرنا جن کا خدا القادر یعنے قادر مطلق ہے۔ نہ قادر مقید۔ جو روح اور مادہ کو صرف اپنے خواص کے اپنی سامرتھ (قدرت) سے پیدا کر سکتا ہے۔ جو خالق کل شے اور واحد القہار کی صفات حسنہ سے متصف ہے۔ جس کے آگے کوئی شے جو کمال کہلاتی ہو۔ اَن ہونی نہیں۔ اپنی ہنسی کرانا اور جہالت دکھلانا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ ایسے ایشور کو تو پیرس کی سیر کراؤ۔ جہاں اسکے گاہک ہوں۔ اور وہاں ہی اس کی خواہشات مستی وغیرہ پوری ہو سکتی ہیں مسلمان تو اس کو پھوٹی کوڑی پر بھی خریدنا نہیں چاہتے۔ چہ جائیکہ لا زوال لم یزل ولا یزال ہستی کو چھوڑ کر ایک بے دست و پا مفلس بے کس کمزور محتاج ہستی کو اپنا مالک و معبود بنالیں۔ استغفراللہ استغفراللہ۔

قدرت دیانندی معنے کے (آریہ دھرم کے بانی آریہ سماج مسلمانوں)

کے اس عقیدہ پر کہ اسلام کا خدا قادر مطلق ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اسکی قدرت کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں۔ ایک لاجواب فاضلانہ اعتراض کرتا ہے۔ جو یہ ہے کہ

”اگر تم کہو۔ کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے تو ہم تم سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا پرمیشور اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو مار سکتا ہے۔ بہت سے ایشور بنا سکتا ہے۔ خود بے علم ہو سکتا ہے۔ چوری بدکاری وغیرہ پاپ کے کام کر سکتا ہے۔ اور دُکھی بھی ہو سکتا ہے؟

یہ کام اگر ایشور کے صفات۔ فعل اور عادات کے خلاف ہیں۔ تو تمہارا یہ قول کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے کبھی صحیح نہیں ہو سکتا!!

(ستیارتھ پرکاش باب ۷ جواب سوال ۷، ۱۴۱-۲۷)

دیانندیو! دھرم سے کہنا!! کیا یہ اعتراض دیانندجی کا مسلمانوں کے عقیدہ پر سائل کے سوال نمبر ۷ پر پڑ سکتا ہے؟ کیا یہ بقائمی ہوش وحواس جواب دیا گیا ہے۔ یا خبط الحواسی سے لغو بکواس کر دی ہے؟ دیکھو تم گھبراؤ نہیں کہ تمہارے سوامی نے نہایت دگی یا بے عقلی سے اصل سوال کے خلاف سائل کو چپ کرانا چاہا ہے۔

اصل سوال میں ہی تمہاری لغویت کی تردید موجود تھی۔ مگر سمجھے وہ جسے علم و عقل ہو۔ جہالت اور تعصب کے مجسمہ کو علم و فہم سے واسطہ کیا۔

سنو! وہ سوال جسکا یہ جواب دیا گیا ہے۔ بہت صاف ہے۔ اسپر کوئی اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔ سائل تو کہتا ہے کہ "ہم ایسا مانتے ہیں۔ کہ ایشور جو چاہے سو کرے۔ کیونکہ اسکے اوپر دوسرا کوئی نہیں ہے"۔

اس فقرہ "جو چاہے سو کرے" سے جو سائل کی مراد ہے۔ وہ اس نے اگلے فقرہ "کیونکہ اسکے اوپر دوسرا کوئی نہیں ہے" سے ظاہر کر دی ہے کہ وہ قادرانہ کمالات اور وسعت اختیارات مراد لے رہا ہے۔ کہ قادر مطلق وہی ہو سکتا ہے۔ جو سب سے اعلیٰ اور افضل اور ایسی ہستی ہو جس کے کامل اختیارات ہوں۔ اور اس کے اوپر کوئی اور حاکم نہ ہو۔ وہ جو چاہے سو کرے۔ کوئی دوسرا اسکے اوپر حکمران نہیں ہے

اس واضح دلیل پر یہ اعتراض کرنا کہ آیا وہ خودکشی بھی کر سکتا ہے۔ جاہل بھی ہو سکتا ہے۔ چوری بھی کر سکتا ہے۔ بیمار بھی ہو سکتا ہے۔ یا نہیں۔ دیانندی قابلیت نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ کیا مرنا اور بیمار ہونا۔ اور جاہل بننا۔ اور چوری کرنا قدرت اور کمالات میں داخل ہے جو قادر مطلق ہونے کے لئے انکا وقوع لازم گردانا جائے؟ آریہ مہاشو! تمہاری اتنی عقل کیوں ماری گئی۔ کہ تم قادر مطلق اسکو کہتے ہو۔ جو مر بھی جائے۔ جو بیمار بھی ہو جائے۔ جو چوری بھی کرے۔ جو جاہل بھی ہو سکے۔

او نادانو! قدرت کا لفظ نقائص پر نہیں بولا جاتا۔ کبھی تم نے کسی انسان کے لئے پیشاب پینے کی طاقت۔ نجاست کھانے کی قدرت موجود ہونی تسلیم کی ہے؟

جوابِ لطیفہ } اگر کہو کہ نہیں۔ تو ہم تم سے پوچھتے ہیں۔ کہ تم میں مار کھانے کی قدرت۔ بول پینے کی طاقت۔ نجاست کھانے کی شکتی۔ چوری کرنے کی قوت بھی ہے یا نہیں؟ ضرور ہے۔ کیونکہ تم روٹی کھاتے۔ مٹھائی کھاتے فروٹ کھاتے ہو۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مار نہیں کھاتے۔ گالیاں نہیں کھاتے۔ نجاست نہیں کھاتے۔ جس طاقت سے تم مٹھائی آدھ سیر کھا سکتے ہو۔ اسی طاقت سے کیوں چھ ماشہ نجاست نہیں کھا سکتے۔ تم سیروں دودھ پیتے ہو۔ شربت پیتے ہو۔ لیمونیڈ جنجر آئس کریم کی بوتلوں کی بوتلیں پی جاتے ہو۔ اسی دودھ پینے والی شکتی سے کیوں ایک تولہ بول نہیں پی سکتے۔ تم ہاتھوں سے کام کرتے ہو۔ محنت کر کے روپیہ کماتے ہو۔ کیوں انہیں ہاتھوں اور اسی کمائی کرنے والی شکتی سے چوری نہیں کر سکتے؟ ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ اور غصہ نہ ہو جانا۔ اسکو گندی مثال کہکر نہ ٹالنا۔ خود تمہارے گورو کی زبان مبارک سے گوہ پیشاب پینے کا ذکر ستیارتھ پرکاش میں موجود ہے۔ سنو! سوامی صاحب یہ دُر افشانی کرتے ہیں۔

"بھلا جب تم سے کوئی پوچھے گا۔ کہ جسطرح چمڑے کا جسم ماں۔ بیٹی۔ بہو کا ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنی عورت کا بھی ہوتا ہے۔ تو کیا ماں وغیرہ عورتوں کے ساتھ اپنی عورت کے مانند برتاؤ کرو گے۔ جس طرح عمدہ کھانا ہاتھ اور منہ سے کھایا جاتا ہے۔ اسیطرح بدبودار بھی کھایا جا سکتا ہے۔ مَل وغیرہ (پیشاب پاخانہ) بھی کھاؤ گے؟"

(ستیارتھ پرکاش باب جواب نمبر ۲۷ صفحہ ۳۶۱)

اس مثال کو پڑھ کر پہلے تمہارے گورو کی پسندیدہ مثال ہی تمہارے لئے پیش کی ہے۔ بُرا مناؤ گے۔ تو دیانندجی ناراض ہونگے۔ غصہ کرو گے تو اپنے سوامی پر کرنا۔ مگر جواب ضرور دینا۔ کیونکہ قادر مطلق پر جو اعتراض مرنے بیمار ہونے وغیرہ کا کیا ہے۔ اس میں اسکا جواب تمہارے مناسب حال پورا ملجائیگا۔

فاروق کے اپیل کا نتیجہ

الحمدللہ علیٰ احسانہ کہ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے جو احباب کے سامنے فاروق کے جاری رکھنے یا بند کر دینے کے متعلق بذریعہ اپیل سوال کیا تھا۔ اور یہ اپیل مطبوعہ چٹھی کے طور پر اور نیز اخبار فاروق میں بھی شائع ہوئی تھی۔ اسکا جواب تسلی بخش ملا۔ جس کو میں حسب وعدہ جواب عطا کرنیوالے دوستوں کا شکریہ ادا کرنے اور جواب نہ دینے والے عدیم الفرصت احباب کو تحریص و ترغیب دلانے کے لئے ناظرین فاروق کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

مطبوعہ اپیل کا جواب } جو اپیل چھپوا کر بھیجا۔ اس کے ساتھ جواب لکھنے کے لئے ایک ایک کارڈ بند لفافہ میں بند کر کے اسکے ارسال کیا۔ تا جواب دینے میں دوستوں کو آسانی ہو۔ اور کارڈ تلاش کرنا نہ پڑے۔ ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارڈ ۳۳۵ بھیجے گئے تھے جنمیں سے ۱۵۷ کا جواب صادر ہوا۔ اور ۱۷۸۔ گویا نصف سے زائد مکتوب الیہ صاحبان کے کوٹ کی جیب یا میز کے کاغذات یا تکیہ کے نیچے ہی دبکر لاجواب ہو گئے۔ مجھے ایک دوست نے فرمایا کہ ناحق جواب کے لئے دو پیسہ کا کارڈ آپ بھیجکر زیر بار ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند ہی ایسے بزرگ نکلیں گے جو جواب نفی یا اثبات میں دیدیں۔ باقی کوئی پرواہ بھی نہیں کریگا۔ میں نے انکے اس خیال کو باور نہ کیا اس گمان سے کہ احمدی احباب تو مجبوراً ہی جواب دہی میں کوتاہی کریں تو کریں۔ ورنہ یہ ممکن نہیں کہ وہ جوابی کارڈ کو پاکر بھی جواب نہ دیں۔ احمدی اپنے اخلاقی فرض کو خوب پہچانتے ہیں۔ ضرور جواب دینگے۔ مگر تجربہ نے میرے خیال کو غلط اور میرے اس ناصح کی رائے کو صحیح ثابت کر دیا۔ تعجب ہے کہ جواب نہ دینے والوں میں کثیر حصہ اون بزرگان سلسلہ کا ہے۔ جن کی نسبت یہ خیال بھی کرنا کہ وہ جواب نہ دینگے میں معصیت سمجھتا تھا مگر سے غلط کردم خطا دانستہ بودم [illegible] انشاءاللہ دو دو پیسہ اور بھی صرف کر کے ایک بار انکو ضرور ہی یاد دلاؤں گا۔ اس کے بعد پھر میں مکمل گلہ اور بیجا شکایت کرنیکا پورا حقدار ہوں گا۔ اگر انہوں نے پھر بھی جواب نہ دیا۔

آج میں موصولہ جوابات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

شکریہ احباب

سب سے اول مستری فیض احمد صاحب سیالکوٹی مقیم جموں ہیں جنہوں نے [illegible] خریدار فاروق کے لیے مستعطا فرمائے۔ دوسرے دوست اخویم میاں محمد یوسف صاحب امیر جماعت مردان نے چار خریدار عطا کئے۔ نیز جناب ڈاکٹر فضل دین صاحب [illegible] سے [illegible] امداد میں عطا فرمائے۔ جناب میاں مولا بخش صاحب سکرٹری [illegible] نے [illegible] ارسال فرمائے۔ جناب حافظ [illegible] احمد صاحب تاجر [illegible] نے [illegible] امداد [illegible] بھجوائے۔ [illegible]

صاحب مقیم بصرہ نے عہ۵ روپیہ ارسال کئے۔ جناب غلام مجتبےٰ صاحب نے ہانگ کانگ سے تین خریداران کی قیمت پیشگی عطا فرمائی۔ جناب برادرم شیخ عبدالحکیم صاحب نے شملہ سے چھ خریدار جدید دیئے۔ اور دو خریداروں کی قیمت اپنی جیب سے ادا کرنیکا وعدہ فرمایا۔ جناب اخویم ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سلمہ قادیان نے پانچ خریدار دیئے۔

اخویم جناب علی اختر محمد شفیق صاحب سب انسپکٹر کوٹھیا	ا	خرید جدید
" سیٹھ اللہ دین ابراہیم بھائی سکندر آباد دکن از جیب خود	۱	" وعدہ
" سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب " "	۱	" "
" سید فخر الاسلام صاحب سکرٹری چکوال	۲	" "
" چودھری محمد لطیف صاحب بی اے سب جج جھنگ از جیب خود	۲	"
" منشی حسن خان صاحب افسر چونگی گھیانہ [illegible]	۲	"
" بابو محمد اسمٰعیل صاحب اسٹیشن ماسٹر گھیانہ جھنگ از جیب خود	۱	"
" چودھری غلام مرتضیٰ صاحب سکرٹری چک ۳۱۲	۱	"
" حیات محمد صاحب سکرٹری موگا	۱	"
" چودھری نورالدین صاحب [illegible] چک [illegible]	۲	"
" بابو عبدالرحمٰن صاحب پنشنر انبالہ از جیب خود	۲	"
" ڈاکٹر پیر بخش صاحب احمد پور لمہ	۲	"
" ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب سکرٹری کرٹیانوالہ	۲	"
" مستری محمد عالم صاحب سکرٹری ملک والی	۱	"
" میر غلام رسول صاحب [illegible] کشمیر	۲	"
" خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب پنشنر جج از جیب خود	۱	"
" ڈاکٹر محمد رمضان خان صاحب لاہور چھاؤنی	۲	
" مولوی خیرالدین صاحب سکرٹری لکھنؤ	۳	"
" مفتی گلزار محمد صاحب پنشنر پٹیالہ	۲	"
" میاں حبیب اللہ صاحب کمپونڈر [illegible] از جیب خود	۱	"
" قاضی فضل الٰہی صاحب پھلرواں "	۱	وعدہ
" حافظ [illegible] صاحب [illegible] آباد دکن "	۱	"
" [illegible]	۲	خریدار
" [illegible]	۴	وعدہ
" منشی [illegible] ڈیرہ غازیخان	۲	"
" مولوی [illegible] از جیب خود	۱	"
اخویم محمد ثناءاللہ صاحب سکرٹری اکھنور جموں۔	۲	خریدار
" محمد صادق صاحب ناگپور	۱	"
" مولوی بدرالدین صاحب سکرٹری ملتان	۲	"
" مولوی سلطان عالم صاحب گوڑیالہ	۱	"
" منشی اللہ دتا صاحب منشی نہر حافظ آباد۔	۳	"
" مولوی غلام محمد صاحب امیر جماعت چک ۹۹	۳	"
" " محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخان	۲	"
براہ راست بذات خود	۵۰	"

میری اپیل کے جواب میں اسوقت تک ۱۰۶ خریدار ہوئے ہیں۔ اور سابقہ خریدار قریباً دو صد کے ہیں۔ جملہ ۳۰۶ خریداروں کے لئے توکل علی اللہ میں نے فاروق کو جاری کر دیا ہے۔ اور میں تہ دل سے ان مندرجہ بالا سب احباب کا نہایت ہی شکرگذار ہوں۔ جنہوں نے اپنے خادم سلسلہ فاروق کو بند کر دینا پسند نہ فرما کر حسب استطاعت اوسکی امداد فرمائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ آمین :۔

احباب ایک بار پھر متوجہ ہوں

اب قابل توجہ یہ امر ہے کہ آیا اتنی تعداد پر جو صرف ۳۰۶ کی ہے۔ کسی اخبار کا جاری رہنا اور زندہ رکھنا ممکن ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پھر جبکہ اسکے صفحات بھی سابقہ سال کے مقابلہ میں بجائے ۸ کے ۱۲ کر دیئے ہیں جن پر مصارف ڈیوڑھے صرف ہونگے۔ نہایت ہی ناممکن ہے کہ یہ اخبار ایسی حالت میں اسی حجم ۱۲ صفحہ پر جاری رہ سکے۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ اگر فاروق کے لئے پانصد خریدار بھی ہو گئے۔ تو انشاءاللہ میں اسکو خدا کے فضل سے ٹھیک وقت پر شائع بھی کرتا رہونگا۔ اس کی ضخامت بھی ۱۲ صفحہ کی رکھونگا۔ مضامین کے لحاظ سے بھی اپنی طاقت بھر عمدہ سے عمدہ نقل کروں گا۔ اور انشاءاللہ ہی دن بدن بہتر ہوگا۔ اگرچہ چھپائی کا ابھی باوجود کوشش کے بھی اچھا انتظام نہیں ہوا۔ مگر امید ہے۔ کہ بہت جلد چھپائی بھی اچھی ہو جائیگی۔ اسلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اپنے سابقہ و جدید احباب خریداران فاروق کی خدمت میں پھر اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ایک دفعہ باستقلال یہ ارادہ مصمم کر لیں۔ کہ صرف ایک ایک خریدار جدید وہ جس طرح بھی ہو سکے اس ماہ جون کے اندر اندر عطا فرما کر ڈبل شکریہ اور ثواب کے مستحق ہو جائیں۔ اور یہ کوئی مشکل یا ناقابل عمل تجویز نہیں ہے۔ کہ ایک ایک خریدار جدید نہ پیدا ہو سکے۔ ہو سکتا ہے۔ اور بہت جلد ہو سکتا ہے۔ صرف دلی خیال اور محکم ارادہ کی ضرورت ہے۔ دیکھیں تین ہزار دو ہزار خریدار نہیں مانگتا۔ جو آپ کے لئے پیدا کرنے ناممکن ہوں۔ موجودہ ۳۰۰ خریداران سے ایک ایک جدید خریدار کی درخواست کرتا ہوں۔ جو آپ کی وسعت کے اندر ہے سہ

بات بنتی ہے مری تیرا بگڑتا کیا ہے؟

اگر سب کے سب موجودہ خریدار جن کی تعداد ۳۰۰ ہے۔ بلا استثناء ایک ایک نیا خریدار دے دیں تو ایک ماہ جون کے اندر ہی اندر ۶۰۰ خریدار ہو سکتے ہیں۔ جس کے بعد میں انشاء اللہ آپ کو مزید خریداران کے لئے تکلیف نہ دوں گا۔ آئندہ میرا اپنا کام ہوگا۔ کہ فاروق اپنے گاہک خود کوشش کر کے بہم پہنچائے۔ آپ پر کوئی شکایت یا گلہ نہ رہے گا۔

اہل قلم احباب سے مکرر درخواست

میں نے پچھلے پرچہ میں اپنے دوستوں کو یکبار استدعا کی تھی جو ہر ماہ میں ایک مضمون اخبار کے دو صفحوں کے برابر بالالتزام بلا ناغہ لکھکر فاروق کے لئے ارسال فرما دیا کریں۔ اور میرا یقین ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خدا کے فضل سے بہت اہل قلم ہیں۔ جو عمدہ سے عمدہ اور بہتر سے بہتر مفید مضامین لکھ سکتے ہیں۔ اور میں سمجھتا تھا کہ میری اس آواز پر بجائے ۲۴ کے اس سے بھی زیادہ احباب اہل قلم میرا ہاتھ بٹانے کیلئے تیار ہو جائیں گے۔ مگر افسوس [illegible]

جو آرزو ہے اوسکا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہی ہے کوئی آرزو نہ ہو

چند گنتی کے ہمدردان نے اس خدمت سلسلہ و دین کو اپنے ذمہ لینے کا وعدہ فرمایا۔ جن کی تعداد صرف چھ ہے۔ اور کسی صاحب نے ہاں نہ کی۔ سب سے اول میرے قدیمی مہربان اور ہمدرد حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے پانچ خریدار بھی عطا فرمائے۔ جن میں سے دو عطا فرما دیئے تین باقی ہیں۔ اور مضمون بھی فاروق کے لئے ہر ماہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور اسوقت تک اس وعدہ کا ایفاء ہو رہا ہے۔ چنانچہ مسیحی صاحبان سے جو ایک ہزار سوال حل طلب "فاروق" میں شائع ہو رہے ہیں۔ وہ قبلہ مفتی صاحب کی زور قلم کا ہی نتیجہ ہیں۔ دوسرے دوست مکرمی ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب اسسٹنٹ سرجن ہیں۔ اور تیسرے اخویم صوبیدار غلام حسن خانصاحب۔ چوتھے برادرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب اور پانچویں مولوی کبیر الدین احمد صاحب چھٹے محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ یہ کل چھ احباب نے مضمون دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور ابتک دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین:-

۱۸ نامہ نگاروں کی ابھی ضرورت ہے۔ تب ۲۴ کی تعداد پوری ہوگی۔ اسلئے میں مکرر یاددہانی کرتا ہوں۔ کہ فاروق کی برادری میں سے اٹھارہ اہل قلم جلد ہی میری درخواست بالا منظور فرما کر مضامین ارسال فرما دیں۔ اور میرا ہاتھ بٹا کر ثواب لیں۔

چار شاعروں کی ضرورت ہے

میں نے چار شاعروں کی بھی درخواست کی تھی۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں سے مجھے صرف چار ایسے شاعروں کی امداد کی ضرورت ہے جو ہر ماہ میں ۱۵ یا ۲۰ شعر صداقت اسلام تائید سلسلہ تصدیق مسیح موعود کے متعلق نظم کا جواب وغیرہ میں اپنی خداداد ذہانت سے کام لیکر فاروق کے لئے بھیجا کریں۔ باوجود بہت سے احمدی شعراء ہونے کے ایک آواز بھی نہیں آئی۔ اسلئے اب میں نام لیکر درخواست کرتا ہوں۔ کہ براہ کرم و ہمدردی اسلامی محترم مکرم ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ اخویم مولوی سید صادق حسین صاحب۔ مکرمی معظمی قاضی اکمل صاحب تخت نشین مجذوبی حاجی عبد القدیر صاحب شاہجہانپوری۔ میری اس درخواست کو شرف قبولیت بخش کر مجھے شکریہ کا موقعہ بخشیں۔

جواب نہ دینے والے احباب کو یاددہانی

جن احباب نے آج تک میری مطبوعہ اپیل مرسلہ کارڈ کا جواب نہیں دیا۔ ان سے میں مکرر یاددہانی کرتا ہوں۔ کہ وہ ہاں یا نہ کا کچھ تو جواب ارسال فرما دیں۔ خصوصاً احباب فیروز پور۔ پشاور۔ نوشہرہ۔ راولپنڈی۔ حیدر آباد دکن۔ پاڈگیرہ۔ کلکتہ۔ گوجرانوالہ۔ مونگھیر۔ باغ شملہ۔ لاہور۔ سیلی بہیت گڑھ پورہ۔ رنگون۔ برہما۔ ڈیرہ دون۔ عمرکوٹ۔ ڈیپو قادرہ خوشاب۔ ٹنڈ۔ گوجرہ۔ سبزمنڈی ڈیرہ غازیخان۔ امین منزل لاہور۔ دہلی۔ پاک پٹن۔ گمیٹ سندھ مدرسہ ہانہ۔ ریاست پٹیالہ۔ بمبئی۔ مانڈلے۔ شب قدر بمیدان۔ وغیرہ اس دفعہ مقامات کے پتے سے یاددہانی کراتا ہوں۔ آئندہ اسماء گذارش کرونگا۔ امید ہے کہ جواب سے اب مجھے محروم نہ رکھا جائیگا۔

قیامت کے دن نامہ اعمال پیش کیا جائیگا اور اعضاء بول اُٹھیں گے

(از ڈاکٹر محمد رمضان خانصاحب لاہور چھاؤنی)

اخبار فاروق کی اشاعت مورخہ ۱۳ مئی میں ایک مضمون بعنوان "نوزائیدہ بچہ کے کان میں اذان کہنے کی فلاسفی" ڈاکٹر شاہنواز خانصاحب کے قلم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکلا ہے۔ اس سے اور اسی طرح کے دیگر مضامین سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام کا ہر ایک حکم گو وہ بادی النظر میں بہت چھوٹا ہی ہو اپنے اندر ایک زبردست حکمت رکھتا ہے۔ گو زمانہ کے بُعد سے اسلام کی خوبیاں زنگ آلودہ ہو چکی تھیں۔ لیکن اسوقت اللہ تعالےٰ کی صفت رحیمیت نے تقاضا کیا۔ کہ انکے منوّر چہرے کو گرد و غبار سے پاک کر کے دوبارہ ظاہر فرماوے۔ پس اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے اس غرض کو پورا کیا۔ اور سائنسدان یورپ کو اس تحقیق میں لگا دیا۔ کہ وہ آئے دن آپ کی مدد کریں اور اپنی روزانہ تحقیقات سے صداقت اسلام پر اپنے ہاتھوں سے مُہر لگائیں۔ مبارک ہے وہ شخص جو اُن سے فائدہ اُٹھائے۔

میں اسجگہ اسی حکمت پر جس پر ہمارے لائق ڈاکٹر صاحب کا مضمون مبنی ہے۔ ایک عرض کرنی چاہتا ہوں۔ جو اس حقیقت کبریٰ کا انکشاف کریگی جس کی طرف ہمیں قرآن کریم میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ دنیوی زندگی ختم ہونیوالی ہے۔ حشر اجسام ہوگا۔ اعمال سامنے آجائیں گے۔ اور انسان کے اعضاء و جوارح اس کے سابقہ اعمال پر شہادت دینگے۔ مثلاً ہاتھ بول اُٹھیں گے۔ کہ ہمارے ساتھ فلاں فلاں نیک یا بد کام کیا گیا۔ پاؤں کہیں گے۔ کہ ہمکو فلاں اچھی اور بری جگہ لیجایا گیا۔ آنکھیں شہادت دینگی۔ کہ ہمارا کس کس جگہ اچھا اور برا استعمال کیا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مخالفین اسلام اعتراض کرتے ہیں۔ کہ کس طرح نامۂ اعمال سامنے آجائیگا۔ اور کیسے اعضاء بول اُٹھیں گے۔ اصل میں یہ اعتراض قلت تدبّر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر وہ ذرا بھی غور کرتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا۔ کہ اسلام کا یہ حکم بے معنے نہیں۔ بلکہ صحیح اور اٹل ہے۔ ہمارے سب افعال۔ اطوار اور خیالات

جیسے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون میں بیان کر کے فرمایا ہے۔ دماغ کے سب کانشس حصّہ میں جمع رہتے ہیں۔ اور قوت ارادی کے ماتحت بالائی حصّہ میں منتقل ہو کر حسّ پیدا کرتے ہیں۔ ان میں سے جن کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ نچلے حصّہ میں ہی جمع رہتے ہیں۔ یہ دونوں حصّے اپنے اپنے وقت میں کام کرتے ہیں۔ بالائی حصّہ دن میں مشغول رہتا ہے۔ تو نچلا حصہ جس کا تعلق عالم سکوت سے ہے۔ (میرے خیال میں روحانیات کا بھی تعلق زیادہ تر اسی حصّہ دماغ سے ہے) رات کو کام کرتا ہے۔ چنانچہ خواب کی ایک قسم جس میں انسان کے اپنے کام اور خیالات سامنے آجاتے ہیں۔ اسی حصّہ سے وابستہ ہے۔ کانشس حصّہ کی حسّ جب کم ہو جاتی ہے۔ تو سب کانشس کو غالب آنیکا موقعہ مل جاتا ہے۔ اس اصول کا ظہور عالم خواب میں ہوتا ہے۔ پھر اسیکا بعض ادویات کے زیر اثر مثلاً کلورافارم وغیرہ کے امریکہ میں اس اصل کے ماتحت یہ امر دیر سے زیر غور تھا۔ کہ کوئی ایسی دوائی دریافت کی جاوے۔ جس سے بعض جرائم کے اقبال میں مدد مل سکے۔ چنانچہ موجودہ تحقیقات نے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔ اور امریکن ماہرین اس دوائی کی دریافت میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ تجربے کئے گئے ہیں۔ کہ بعض مجرم جو اپنے جرم کا کسی طرح بھی قوت ارادی کے ماتحت اقرار نہیں کرتے تھے۔ اس دوائی کے اثر سے مُقر ہو گئے ہیں۔ جب یہ دوائی کسی طریقہ سے بدن میں داخل کی جاتی ہے۔ تو وہ خون کے ذریعہ دماغ میں پہنچتی ہے۔ جس پر ایک قسم کی غنودگی طاری ہو جاتی ہے۔ اور اس پر کانشس میں بیرونی حسیات کی آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اور سب کانشس کے پوشیدہ اثرات ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

کیا اس زبردست حقیقت کے ظہور میں آنے

سے یہ ثابت نہیں ہو گیا۔ کہ اسطرح پوشیدہ اثرات اعلیٰ پیمانہ پر حشر کے دن ظاہر ہونگے۔ جبکہ قوت ارادی کا کلیۃً دخل نہیں ہوگا (اس سے یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ کس طرح بہشت میں گناہ کی طرف میلان نہیں ہوگا۔) یہی وہ تحتۂ عمل ہے۔ جسکا ذکر کیا گیا ہے۔ اور جس کو ہمارے مخالفین ماننے کے لئے تیار نہیں۔ امید ہے۔ ان چند سطور کے پڑھنے سے انکے تمام شکوک رفع ہو جائیں گے۔

اعضاء کا بولنا

اب رہا اعضاء وغیرہ کا بولنا اس کی بابت عرض ہے۔ کہ یہ امر پایہ تحقیق کو پہنچ چکا ہے۔ کہ انسان عالم صغیر ہے۔ اسطرح انسان کا ہر ایک حصّہ بذات خود انسان ہے۔ اور اسکو انسان کی طرح تمام قوتیں دی گئی ہیں۔ مثلاً قوت گفتار۔ قوت بینائی قوت شنوائی وغیرہ انسان کے ہر ایک حصّہ کی نرو فلامنٹ میں آنکھ۔ ناک اور کان ہوتا ہے عام حالات میں یہ قوتیں انسان کی غالب قوتوں کی موجودگی میں بہت حد تک تلف ہو جاتی ہیں لیکن جب کسی حادثہ کی وجہ سے کوئی غالب قوت ضائع ہو جاتی ہے۔ تو اس عضو کی قوت کو بتدریج بحال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً دیکھنے اور سننے کا چنانچہ اس اصول سے فائدہ اٹھا کر بہت سے اندھے دیکھنے اور بہرے سننے لگ گئے ہیں۔ جب ایک شخص کی سننے کی طاقت ضائع ہو جاتی ہے تو اسکا سننے کا اشتیاق بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جب وہ کسی آدمی کے لب ہلتے دیکھتا ہے تو اسکے سننے اور سمجھنے کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس سے اسکے نرو فلامنٹ کے کان بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ترقی کرتے کرتے سننے لگ جاتا ہے۔ اسیطرح اندھا دیکھنے لگ جاتا ہے۔

اسجگہ یاد رہے۔ کہ اسکے لئے زبردست ٹریننگ کی ضرورت ہے۔ فرانس میں بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اندھوں کو لیکر ان پر تجربے کئے گئے ہیں۔ یعنے جس چیز کو دیکھنا مطلوب ہو۔ اس پر نابینا شخص کا ہاتھ خاص ہدایات کے ماتحت پھرایا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد تر و فلامنٹ کی انگلیاں دیکھنے کی طاقت حاصل کر لیتی ہیں۔ چنانچہ فرانس میں اس طریق سے بعض نابینا اشخاص کو بینا کیا گیا ہے۔ وہ دیکھ سکتے ہیں۔ اور پڑھ بھی سکتے ہیں۔ جب کوئی کتاب پڑھنی ہو۔ تو اسکے صفحوں پر ہاتھ پھیرے جاتے ہیں۔ اور پڑھتے جاتے ہیں۔ اس طرح گونگا اپنا مطلب سمجھا سکتا ہے۔ ابھی تک یہ طاقت لبوں کے ذریعے ہی ترقی دی گئی ہے۔ جن کی بڑبڑاہٹ اور خاص حرکات سے پورا مطلب سمجھ میں آسکتا ہے۔ بعض گونگے بہرے تو دونوں طاقتیں حاصل کر لیتے ہیں۔

امریکہ کا ایک شخص جو کہ ایک بڑے افسر کا سکرٹری ہے۔ گونگا اور بہرہ ہے۔ وہ اپنا کام تسلی بخش طور پر انجام دیتا ہے۔ اس سے آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ کس طرح اعضاء قیامت کے دن بول اٹھیں گے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار :۔

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کا لیکچر ایبٹ آباد میں

حضرت مفتی صاحب ۱۹ مئی کو ایبٹ آباد میں تشریف لائے۔ اور ۲۷ مئی کو بروز چہار شنبہ آپ نے کمپنی باغ میں ایک عام جلسہ میں صداقت اسلام اور بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام پر ایک نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز تقریر فرمائی۔ باوجودیکہ مخالفین موقع پاکر چند روز پہلے سے ہی عوام کو جلسہ میں آنے سے رو کتے رہے۔ پھر بھی تعداد حاضرین پانچ چھ سو تھی۔ جلسہ ۵½ بجے شام کو منعقد ہوا۔ مولوی عبدالحق صاحب اور دیگر افراد جماعت احمدیہ ایبٹ آباد نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں ہر طرح سے جد و جہد کی۔ صدر جلسہ نے جو کہ غیر احمدی تھے۔ افتتاحی تقریر کی۔ اور عوام سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی معرفی کرائی۔ بعد ازاں حضرت مفتی صاحب نے تقریر شروع کی۔ فرمایا۔ کہ مسلمانوں کی دنیوی ترقی دین کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر مسلمان اسلام کے پورے پورے پابند ہو جاویں۔ اور تبلیغ اسلام میں کوشاں ہو جاویں۔ تو یقیناً دنیاوی جاہ و منزلت بھی ان کو نصیب ہوگی۔ اور اگر کوئی مذہب اب زندہ مذہب کہلا سکتا ہے۔ تو وہ دین اسلام ہی ہے۔ کیونکہ اسمیں زندگی کے نشانات موجود ہیں۔ اس مذہب کی تعلیم قابل عمل ہے۔ زمانہ حال کے مطابق ہے ضروریات موجودہ کو پورا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی مذہب زندہ نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ ان کی تعلیم عملدرآمد کے لائق نہیں ہے۔ صرف حضرت محمد صلعم کے مکتب میں ہی تعلیم پاکر انسان خداوند تعالیٰ سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔ قرآنی تعلیم کی صداقت کا بیّن ثبوت یہی ہے۔ کہ امت محمدیہ میں سے اولیاء اور مجدد دین مبعوث ہوتے رہتے ہیں۔ جن کے ذریعہ کرامات ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر کوئی اور مذہب زندہ ہوتا۔ اور اس کی تعلیم قابل عمل ہوتی۔ تو لازم تھا۔ کہ ہر ایک زمانہ میں اس کے تابعین میں سے ایسے اشخاص آتے۔ جن کو شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ حاصل ہوتا۔ اور ان کی تعلیم ضروریات وقت کے مطابق ہوتی۔ مگر واقعات ثابت کر رہے ہیں۔ کہ کسی اور دین میں یہ خوبی موجود نہیں ہے۔ مثلاً انجیل کی تعلیم نرمی اور بردباری کی ہے۔ جو کہ کسی گذشتہ زمانہ میں عمل کے قابل تھی۔ مگر اس زمانہ میں وہ عمل کے لائق نہیں ہے۔ کیا جنگ عظیم میں عیسائی سلطنتوں نے انجیل کی تعلیم پر عمل کیا۔ ہرگز نہیں۔ انجیل کہتی ہے۔ کہ جو کوئی تجھ سے قمیص مانگے۔ اوسے تو اپنا چغہ بھی اتار کر دے دے (۲) جو کوئی تجھے ایک میل لے جائے تو دوسرا میل بھی اسکے ساتھ چلا جا۔ اگر تجھے کوئی دھپڑ مارے۔ تو اپنی دوسری گال بھی اس کے سامنے رکھ دے۔ برخلاف اسکے عیسائی سلطنتیں بڑے زور شور سے اپنے مخالفوں کے حملوں کو روکتی رہیں۔ اور غلبہ حاصل کرنے میں جد و جہد کرتی رہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اہل یورپ اسلامی قوانین کو نافذ کر رہے ہیں۔ مثلاً حال ہی میں انہوں نے طلاق کو جائز قرار دیتے ہوئے قانون پاس کر دیا۔ حالانکہ طلاق عیسائیوں میں ممنوع امر تھا۔ مگر ضرورت وقت نے ان کو اسبات پر مجبور کر دیا۔ کہ طلاق کو جائز قرار دیویں۔ مسئلہ تثلیث بھی اسطرح ناقابل عمل ہے۔

آپ نے فرمایا۔ کہ ولایت میں میرا کسی گرجے سے گذر ہوا۔ میں اندر چلا گیا۔ پادری سے گفتگو ہوئی۔ کہنے لگا۔ کہ روزمرہ کے کاروبار میں مسئلہ تثلیث کو ہم چسپاں نہیں کر سکتے۔ قرآن شریف کی تعلیم ہر ملک اور ہر زمانہ کے مطابق ہے۔ تزکیہ نفوس کے لئے ہمیشہ اس امت میں اولیاء پیدا ہوتے رہے۔ اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ رسول کے دو فرائض ہیں۔ ایک تعلیم دوم تزکیہ جو کہ نہایت ہی اہم اور مشکل کام ہے۔

اس کے بعد آپ نے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے مختصر حالات بیان فرمائے۔ کہ مختلف مقامات پر آپ کے لیکچر ہوتے رہے۔ اور آپ کے جسقدر لیکچر ہوئے۔ نہایت ہی موثر اور نتیجہ خیز تھے۔ سامعین کے ذہن میں اسلام کی عظمت کا نقشہ بٹھا دیا۔ ایک دفعہ سامعین اسقدر متاثر ہوئے۔ کہ پادری صاحب کو بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ جب کہ اس نے دیکھا کہ تمام سامعین کا رجحان اسلام کی طرف ہو گیا۔ تو باواز بلند کہنے لگا۔ کہ کیا تم محمد صلعم کی خاطر یسوع کو چھوڑ دوگے۔ بعض دفعہ آپ کا لیکچر سننے کی خاطر بعض عیسائی اشخاص نے آپ کے سفر اور خوراک کا خرچ ادا کیا۔ الغرض امریکہ میں آپ کو قبولیت حاصل ہوئی۔ جس سے صریح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ امریکہ کے عیسائیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں روحانیت موجود ہے۔ اور مذہب کے شائق ہیں۔ آپ کے وہاں چار سالہ قیام کے اثناء میں آپ کی تبلیغی مساعی سے ایک ہزار اشخاص اسلام میں داخل ہوئے۔ اور محض خدا کی نصرت اور تائید سے آپ نے دو مسجدیں بنوائیں۔ جس پر کئی ہزار روپے صرف ہوئے۔ جس کا اکثر حصہ نومسلموں نے اپنے ذمہ لیا۔

ایک دفعہ رمضان کے موقعہ پر آپ نے صوم کے متعلق مسائل بیان کئے۔ مستورات کی موجودگی کیوجہ سے آپ روزے کے درمیان مباشرت کے متعلق مسائل واضح طور پر بیان نہ کر سکے۔ ایک نومسلم آپ کے وعظ سے اسقدر متاثر ہوا۔ کہ اپنے اہل و عیال سے علیحدگی اختیار کی۔ جب اس کی بیوی نے یہ حالت دیکھی تو حیران ہو گئی۔ اور آپ کے پاس آکر شکایت کرنے لگی۔ کہ آپ نے میرے خاوند کو کیا تعلیم دی۔ کہ اس نے مجھ سے بالکل علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ آپ نے اسکو بلا کر اس کی غلط فہمی دور کر دی۔ بعد ازاں آپ نے حاضرین کو اس امر کی طرف متوجہ کیا۔ کہ اشاعت اسلام تمام مسلمانوں کا فرض ہے۔ مگر کیا وجہ ہے۔ کہ صرف احمدی جماعت کو ہی غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی توفیق حاصل ہے۔ اور باقی مسلمان اس خدمت دین سے محروم ہیں۔

اور فرمایا۔ کہ امریکہ میں اسلام قبول کرنے کی استعداد اور روحانیت موجود ہے۔ پھر اس امر کی تشریح کی۔ کہ اس زمانہ میں قرآن شریف کی پیشگوئی الیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک اٰیۃ۔ فرعون مصر کی نعش کے برآمد ہونے سے پوری ہوئی۔ جب فرعون دریائے نیل میں غرق ہو گیا تھا۔ تو خداوند نے فرمایا تھا۔ کہ ہم تیرے جسم کو نجات دینگے۔ تو کہ وہ بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت اور نشان ہو۔ اب اس زمانہ میں فرعون کی نعش مصر کے ایک مقبرہ میں سے دستیاب ہوئی ہے۔ اس مقبرہ پر ایک تختی (تسلسلہ حل) بتاتی ہے۔ کہ یہ اس فرعون کی نعش ہے۔ جو کہ موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں غرق ہوا تھا۔ ایک ایسی پیشگوئی جو کہ ایک عظیم الشان شخص کے بارے میں کی گئی۔ اور جس کا توریت میں ذکر ہے۔ اس زمانہ میں پورا ہونا قرآن شریف کے منجانب اللہ ہونے کی ایک بیّن دلیل ہے۔

آپ نے حاضرین جلسہ کو فرعون کی نعش کا فوٹو دکھایا۔ بعد ازاں آپ نے اس امر کی تاکید کی کہ تبلیغ اسلام ہمارا فرض اولیٰ ہے۔ اور مجھے امریکہ میں تبلیغ کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں کے لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے طیار ہیں۔ کیونکہ روحانیت ان میں مفقود نہیں ہے۔ ایک دفعہ آپ تبلیغی دورہ پر تھے۔ کہ ایک کوچہ سے گذرتے ہوئے۔ ایک لڑکی نے آپکو آکر کہا کہ میری دادی اماں آپ کو بلاتی ہے۔ آپ کا لباس حسب معمول ہندوستانی تھا۔ جب آپ لڑکی کے ساتھ گئے۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک بڑھیا اپنے گھرانے میں بیٹھی ہے۔ آپ کو مخاطب ہو کر کہنے لگی۔ کہ چند سال ہوئے۔ میں نے آپ کو ایک خواب میں دیکھا تھا۔ اور اُس خواب میں [illegible] ایک فرشتہ نے مجھے پیغام دیا۔ کہ اس شخص کا سچا مذہب ہے اسلئے جو پیغام آپ مجھے پہنچا دیں۔ میں بسر و چشم منظور کروں گی۔ چنانچہ آپ نے اس بڑھیا کو تبلیغ کی اور وہ اپنے تمام گھرانے سمیت مسلمان ہو گئی۔

آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل تمام مدارج ولایت۔ نبوت۔ انسان کو مل سکتے ہیں۔ لیکچر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ شہر میں شور پڑ گیا ہے (قاضی عبدالخالق ایبٹ آباد)

اطلاع :۔ ۶ر جون کے پرچہ کو خریداران کے نام وی پی کرنیکا اعلان کیا تھا۔ مگر مجھے انجمن احمدیہ لاہور کے سالانہ جلسہ پر جانیکا حکم ہوا۔ وہاں سے ۱۲ر جون کو واپس آیا۔ اسلئے یہ پرچہ وی پی نہیں کیا۔ بوجہ تنگی وقت۔ انشاء اللہ اگلا پرچہ وی پی ہوگا۔ (ایڈیٹر)

انیسویں صدی کا مہرشی

یعنی

دیانند کی پُر اسرار زندگی

جس سے عام پبلک ناواقف اور دیانندی آریہ بے خبر تھے۔ یہ پیدائش سے لیکر مرنے تک کے تمام شرمناک واقعات جو پُر از عجائبات ہیں۔ اور جنکو آریہ چھپا کر اپنے گرو کی پردہ پوشی کرتے تھے۔ جن سے پنڈت دیانندجی کا رشی اور مصلح ہونا تو درکنار ایک شریف الطبع انسان ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ خود دیانند اور اس کے چیلوں کی مسلمہ تحریروں سے بجلی کی روشنی میں لا کر دکھائے گئے ہیں۔ اس کتاب کے دس باب ہیں۔ ہر ایک باب آریوں کے لئے بم کا گولہ ہے۔ اور یہ وہ مضمون ہے۔ جس کو بذریعہ لیکچر خاکسار نے لاہور راولپنڈی گجرات۔ گوجرہ۔ سرگودہا۔ لائلپور وغیرہ مقامات میں ہزاروں کے مجمع میں بیان کیا تھا۔ اور اب اسکو مکمل طور پر اس کتاب میں لکھ دیا ہے۔ لکھائی تقسیم کا غذ اعلیٰ۔ ٹائٹل رنگدار۔ مگر بغرض فائدہ عام و کثرت اشاعت قیمت فی نسخہ صرف ۱۰/ علاوہ محصولڈاک ہے۔

مشین گن } اسمیں دیانندی ویدوں پر دس ہزار فائر ایسے چلائے گئے ہیں جن سے ویدوں کے الہامی ہونیکا دعویٰ جڑ بنیاد سے اُکھڑ گیا ہے۔ اسکے جواب لکھنے والے آریہ کو دو صد روپیہ انعام کا وعدہ ہے۔ بالکل نئے دلائل اچھوتے استدلال ایسے عام فہم پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ کہ تھوڑے سے علم والا انسان بھی انکو بخوبی سمجھ سکے اور پھر خود بھی اس مشین کو چلا کر آریوں کو نیچا دکھا سکے قیمت صرف ۴/ علاوہ محصولڈاک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیحی صاحبان سے ایک ہزار ایک سوال حل طلب

سوال نمبر ۲۸

متی کی انجیل کا صحیح عنوان یونانی اناجیل کے مطابق یوں ہے۔ "انجیل مطابق مقدس متی کے" اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ انجیل دراصل خود متی کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ بلکہ کسی دوسرے صاحب نے ان روایات کے مطابق اسکو تحریر کیا ہے۔ جو مقدس متی کی طرف منسوب ہوا کرتی تھیں پس جو انجیل کو خود حضرت مسیح نے نہیں لکھی اور نہ حضرت مسیح علیہ السلام نے کسی سے لکھوائی اور نہ آپ کے زمانہ میں لکھی گئی۔ اور نہ اس شخص نے خود لکھی ہے۔ جس کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ تو پھر ہم کیونکر اس کو تسلیم کر سکتے ہیں اور اس کی باتوں پر ایسا یقین اور ایمان رکھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ ایک الہامی کتاب پر جس کا لفظ لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہو۔ مہربانی کر کے مطلع فرما دیں۔

سوال نمبر ۲۹

کیا سبب ہے۔ کہ انجیل متی کا عنوان یونانی اناجیل میں اور ان کے انگریزی تراجم میں تو اس طرح ہو۔ کہ "انجیل مطابق مقدس متی"۔ مگر اردو زبان میں جو انجیلوں کے ترجمے کئے گئے ہیں۔ اور ان کے عنوان میں صرف یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ "متی رسول کی انجیل"۔ اور "مطابق" کا لفظ اڑا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہوتا ہے کہ اصل یونانی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اگر یہ اصل کا صحیح ترجمہ ہے۔ تو خود کتاب کے عنوان اور نام میں ایسی غلطی کیوں واقعہ ہو جاتی ہے۔ مہربانی کر کے مطلع فرما دیں۔

سوال نمبر ۳۰

کیا سبب ہے۔ کہ انجیل مرقس کا عنوان یونانی اناجیل میں اور ان کے انگریزی تراجم میں تو اس طرح ہے۔ کہ "انجیل مطابق مقدس مرقس"۔ مگر اردو زبان میں جو ترجمے ان انجیلوں کے کئے گئے ہیں۔ ان کے عنوان میں صرف یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ مرقس رسول کی انجیل۔ اور مطابق کا لفظ اڑا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسکے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ اصل یونانی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اگر یہ اصل کا صحیح ترجمہ ہے۔ تو خود کتاب کے عنوان میں اور نام میں ایسی غلطی کیوں واقعہ ہو جاتی ہے۔ مہربانی کر کے مطلع فرما دیں۔

سوال نمبر ۳۱

کیا سبب ہے۔ کہ انجیل لوقا کا عنوان یونانی اناجیل میں اور ان کے انگریزی تراجم میں تو اس طرح ہے۔ کہ "انجیل مطابق مقدس لوقا"۔ مگر اردو زبان میں جو ترجمے ان انجیلوں کے کئے گئے ہیں۔ ان کے عنوان میں صرف یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ "لوقا رسول کی انجیل"۔ اور مطابق کا لفظ اڑا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسکے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ اصل یونانی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اگر یہ اصل کا صحیح ترجمہ ہے۔ تو خود کتاب کے عنوان میں اور نام میں ایسی غلطی کیوں واقعہ ہو جاتی ہے۔ مہربانی کر کے مطلع فرما دیں۔

سوال نمبر ۳۲

کیا سبب ہے۔ کہ انجیل یوحنا کا عنوان یونانی اناجیل میں اور ان کے انگریزی تراجم میں تو اس طرح ہے۔ کہ "انجیل مطابق مقدس یوحنا"۔ مگر اردو زبان میں جو ترجمے ان انجیلوں کے کئے گئے ہیں۔ ان کے عنوان میں صرف یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ "یوحنا رسول کی انجیل"۔ اور مطابق کا لفظ اڑا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسکے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ اصل یونانی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اگر یہ اصل کا صحیح ترجمہ ہے۔ تو خود کتاب کے عنوان میں ایسی غلطی کیوں واقعہ ہوئی ہے۔ مہربانی کر کے مطلع فرما دیں۔

سوال نمبر ۳۳

عموماً کتاب کا نام مصنفین کتاب کے شروع میں لکھ دیا کرتے ہیں۔ اور اسی کے مطابق متی کی کتاب بدیں الفاظ شروع ہوتی ہے "کتاب پیدائش یسوع مسیح" انگریزی انجیل میں یوں لکھا ہے:۔

The Book of the generation of Jesus Christ

"دی بک آف دی جنریشن آف جیزز کرائیسٹ"

اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ متی کا ہرگز یہ منشاء نہ تھا۔ کہ وہ کوئی انجیل لکھیں۔ بلکہ انھوں نے حضرت مسیح کے تاریخی حالات لکھنے شروع کئے۔ اور اسی واسطے اپنی کتاب کو ان الفاظ سے شروع کیا۔ کہ "کتاب پیدائش یسوع مسیح"۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اس کو معزز پادری صاحبان ایک انجیل کے نام سے پکارتے ہیں۔ حالانکہ معزز مصنف نے اس کا نام انجیل نہیں رکھا۔ اور نہ اس کو انجیل کے نام سے پکارا۔ اس کی وجہ سے مہربانی کر کے مطلع فرما دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتاویٰ احمدیہ

سوال نمبر ۲۷۱ ایک لڑکی کا نکاح شرعی حق مہر پہ ہوا۔ والدین نے اس کو ایک مکان کچی زیور از قسم طلا و نقرہ و ظروف مسی پارچہ جات تمام قسم کا سامان دیا اور مابعد بھی وقتاً فوقتاً بھی والدین اس کو دیتے رہے ۱۶ سال تک وہ اپنے خاوند کے گھر آباد رہی۔ خاوند نے بھی اُسے اکثر زیورات طلائی و نقرئی و پارچہ جات دیئے۔ اور زیورات میں رد و بدل ہوتا رہا۔ اور کمی بیشی ہوتی رہی۔ لیکن ان میں سے کوئی ضائع نہیں ہوا۔ اس تمام سامان کا گو وہ مالک ہے اس کے خاوند نے مکان اور زمین خریدی۔ اور حق مہر غالباً سو مہر مقرر ہوا تھا۔ وہ بھی ادا نہیں ہوا۔ اور زیورات جو خاوند نے اس کو دیئے ہیں وہ حق مہر میں کوئی منسوب نہیں ہیں۔ نہ حق مہر کے عوض بنا کر دیا گیا۔ کیا کیا چیز عورت کا ترکہ ہوگی۔ اور کیا کیا چیز مرد کا ترکہ ہوگی۔ ۱۶ سال وہ خاوند کے گھر رہنے کے بعد وہ فوت ہوگئی اور اس نے کسی کا کچھ لینا دینا نہیں۔ آیا خاوند کی جائداد جو اس نے برتن اور زمین زرعی یا سکنی یا دیگر سامان علاوہ زیورات و پارچہ جات جو مرد نے عورت کو دیئے ہیں۔ خریدے ان میں عورت کا بھی کچھ حصہ ہے۔ یا نہیں۔ کیونکہ عورت کی کوئی اولاد نہیں مجھے اس بات کے دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ عورت کا کون کون ترکہ ہوگا۔ اور مرد کے ترکہ کی کسطرح تقسیم ہوگی۔ خدا کا حکم ہے۔ کہ عورت کے ترکہ کو نصف نصف تقسیم کیا جاوے۔ مرد کے ترکہ کے بارے میں قرآن میں کوئی حکم نہیں۔ اسلئے ترکہ میں ہی عورت کے ورثا کا کوئی حصہ ہے یا نہیں۔ مرد نے جو زیورات یا پارچہ جات عورت کو مہیا کر دیئے۔ وہ عورت کا ترکہ شمار ہونگے۔ یا نہیں۔ اگر زیورات و پارچہ جات جو مرد نے عورت کو دیئے ہیں۔ عورت بلا اولاد مرنے کے بعد وہ پھر مرد کا ترکہ ہی شمار ہوں۔ تو پھر عورت کا ترکہ وہی رہیگا۔ جو اسکو والدین نے دیا ہو۔ تو پھر اس کی تقسیم نصف و نصفی جائز ہوگی۔ مفصل فتوے سے مطلع فرمادیں۔

جواب نمبر ۲۷۱ جناب کے سوال کی عبارت میں جو لفظ ترکہ استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد غالباً آپ نے ملک لیا ہے۔ کیونکہ کسی کی زندگی میں ترکہ نہیں قرار دیا جا سکتا عورت مسئولہ میں خاوند تو زندہ ہے۔ اور عورت فوت ہوئی ہے۔ اسلئے عورت کا تو ترکہ ہو سکتا ہے۔ اور خاوند کا ترکہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ مرے نہیں۔ سو حاصل سوال یہ ہے۔ کہ عورت کی جائداد کیا ہوگی۔ اور مرد کی کیا۔

عورت کی جائداد وہ تمام مال و اسباب از قسم زیورات و پارچات یا ظروف یا مکان جو عورت کو والدین کی طرف سے دیا گیا ہو۔ وہ بلا شرکت عورت کی جائداد ہے۔ اور جو پارچات مرد نے عورت کو بنوا کر دیئے ہیں وہ بھی عورت کی جائداد ہے۔ وہ زیور جو خاوند نے بنا کر دیا ہے۔ اس میں مرد کی نیت دریافت کی جاوے۔ کیونکہ رواج یا تو بطور تحفہ عورت کو دینے کا ہے۔ یا بطور امانت یعنی لوگ اپنے روپے کو بجائے بنک میں جمع کرانے کے اسکو زیور بنا کر دے دیتے ہیں۔ جو بوقت ضرورت عورت سے لے بھی لیتے ہیں۔ ایسا زیور عورت کے ہاتھ مرد کی امانت ہے۔ پس آپ مرحومہ کے خاوند سے دریافت کرلیں۔ کہ جو زیور تم نے مرحومہ کو دیا تھا۔ وہ بطور تحفہ کے دیا تھا۔ یا کہ بطور امانت کے۔ اگر وہ بطور تحفہ دینے کا اقرار کرے۔ تو یہ بھی مرحومہ کی جائداد قرار پائیگا۔ حاصل یہ کہ عورت کو جو والدین اور رشتہ داروں سے دیا گیا ہے۔ وہ قطعی طور پر اس عورت کا ملک ہے۔ اور جو خاوند کی طرف سے بوقت نکاح دیا گیا ہے۔ وہ بھی عورت کے لئے ہدیہ ہے اور ملک ہے۔ اسکے بعد جو خاوند نے دیا ہے۔ اسمیں اُس کی نیت حلف کے ساتھ معلوم کی جاوے۔ اگر ہدیہ کا اقرار کرے۔ تو وہ بھی عورت کا ملک ہے۔ ورنہ نہیں۔ باقی جو خاوند نے خود کوئی مکان یا زمین حاصل کی ہے۔ جس کا ہبہ اس نے عورت کو نہیں کیا۔ وہ اسی کا ملک ہے۔ قرآن کریم میں ہر ایک کو اپنی اولاد کا وارث قرار دیا گیا ہے۔ عورت کے والدین عورت کے ترکہ کے وارث ہونگے۔ اور مرد کے والدین مرد کے ترکہ کے وارث ہونگے۔ نہ عورت کے ترکہ میں سے مرد کے والدین کو کچھ ملتا ہے اور نہ مرد کے ترکہ میں سے عورت کے والدین کو کچھ ملتا ہے۔ اپنی اپنی اولاد کے وارث ہو سکتے ہیں۔ نہ دوسرے کی اولاد کے۔ قرآن کریم میں یہ دونوں مسئلے مفصل موجود ہیں عورت کی وفات کے بعد تقسیم اسی جائداد پر واقع ہوگی جو اس کی وفات کے وقت موجود ہو۔ اگر کوئی حصہ مال کا وہ اپنی زندگی میں خرچ کر چکی ہے تو اس پر تقسیم جاری نہیں ہو سکتی۔ یعنی عورت کے ترکہ کو یہ منسوب نہیں کیا جائیگا۔ کہ شادی کیوقت میں یا عمر کے فلاں حصہ میں یہ اتنی جائداد کی مالک تھی۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ اسقدر جائداد ترکہ میں محسوب ہو۔ نہیں بلکہ ترکہ میں وہی جائداد زیر تقسیم آئیگی۔ جو وفات کے بعد موجود ہو۔ سو ہمارے بالا بیان کے مطابق جو جائداد عورت کی وفات کے وقت میں موجود ثابت ہو۔ اسکو خاوند اور عورت کے والدین کے درمیان نصف نصف تقسیم کیا جاوے۔ نصف خاوند کو اور ۱/۶ میت کی والدہ کو اور باقی ماندہ والد کو۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

س نمبر ۲۷۴ ایک منکوحہ کا بحالت صغرسنی و نابالغی میں والد نے نکاح کردیا۔ پھر بعد نکاح محض تاریخ سے قریباً دس سال تک کبھی منکوحہ کی خبر گیری نہ مال و خرچ سے نہ دست الفت سے ہرگز نہ کی۔ بلکہ نہ زبان شیریں سے مدت ہوئی۔ کہ شوہر کہیں چلا گیا۔ اور والد فوت ہوگیا۔ شوہر نے خطابھی زوجہ کو نہیں بھیجا۔ صرف نکاح ہوا۔ دیگر بے پرسی رہی۔ آیا یہ نکاح از روئے شریعت فسخ ہو سکتا ہے۔ یا نہیں۔

ج نمبر ۲۷۴ اگر اسلامی حکومت ہوتی تو فسخ ہوسکتا تھا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آجکل اسلامی حکومت نہیں ہے۔ موجودہ حکومت کو جو شرع محمدی دی گئی ہے۔ اسمیں یہ مسئلہ نہیں ہے۔ اسکے علاوہ موجودہ حکومت اسلامی احکام میں دخل نہیں دیتی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانے میں گجرات میں ایسے مقدمات ہوئے۔ لیکن ناکامیابی ہوئی۔ اسلئے مجبوری ہے۔

(المفتی سید سرور شاہ صاحب)

س نمبر ۲۷۵ ایک لڑکی غیر احمدی جس کے والدین فوت ہوگئے ہیں۔ دادا دادی موجود ہیں۔ اس کی عمر ۱۷۔۱۸ سال کی ہے۔ لڑکی کا دادا دادی اس کا نکاح اپنے نواسے سے جس کی عمر ۱۲ سال ہے۔ کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی ناپسند کرتی ہے۔ اور چاہتی ہے۔ کہ کہیں اور جگہ نکاح کرے۔ کیا ایسا نکاح جائز ہے۔

ج نمبر ۲۷۵ چونکہ قرآن کریم کا یتیم لڑکی کے بارے میں بڑی احتیاط کا حکم ہے۔ اور وہ خود بھی ناپسند کرتی ہے۔ اسلئے دادا دادی کا نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر انہوں نے یہ نکاح کردیا۔ تو اسکا گناہ دادا دادی کی گردن پر ہے۔ ہاں چونکہ لڑکی غیر احمدی ہے۔ اور حنفی مذہب میں لڑکی بالغہ خود اپنا نکاح کرسکتی ہے۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۱ کیا غسل دینے والا میت کے جنازے کا امام بھی ہوسکتا ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۱ میت کو غُسل دینا کوئی گناہ کا کام نہیں ہے۔ کہ جس سے غسل دینے والا امام ہونے سے گر جائے۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۲ ایک لڑکی کنواری تھی۔ لیکن حاملہ تھی۔ وکیل خطیب گواہوں کو علم نہ تھا۔ والدین کو علم نہ تھا۔ جس سے نکاح ہوا۔ اس نے گھر جاتے ہی اس لڑکی کو گھر سے نکالدیا۔ مُلّا لوگوں نے فتویٰ دیدیا۔ کہ خطیب وکیل اور گواہوں کا نکاح ٹوٹ گیا۔ کیا حاملہ کا نکاح جائز ہوا۔ کہ نہیں۔ اور گواہوں وغیرہ کے لئے کیا حکم ہے۔

ج نمبر ۲ کنواری حاملہ کا نکاح حالت حمل میں جائز ہے۔ اگر نکاح اس شخص سے ہو جس سے حمل ناجائز ہے۔ تو اس کے لئے بعد نکاح صحبت بھی جائز ہے۔ لیکن اگر نکاح کرنیوالا حمل کرانیوالا نہیں۔ نکاح تو جائز ہے۔ لیکن حالت حمل میں جماع جائز نہیں بعد وضع حمل و نفاس کے وہ اس سے صحبت کرسکتا ہے۔ مُلّا لوگوں سے تعجب ہے۔ کہ وہ اس کو ناجائز کہتے ہیں۔ اور چار آدمیوں کا نکاح اور توڑ واتے ہیں۔ نکاح اس لڑکی کا بھی جائز ہے۔ اور خطیب وکیل گواہوں کا بھی نہیں ٹوٹا باقی اس لڑکی کی سزا اسی کوڑے نہیں۔ بلکہ سو کوڑے ہیں۔ اگر اسلامی حکومت ہو۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۳ کیا انگوٹھی نقرہ و طلائی زن و مرد کے لئے پہننی جائز ہے؟

ج نمبر ۳ انگوٹھی نقرہ زن و مرد کے لئے جائز ہے۔ لیکن طلائی مردوں کے لئے جائز نہیں۔ صرف عورتیں ہی پہن سکتی ہیں۔

(المفتی حافظ روشن علی صاحب)

س نمبر ۴ (۱) اگر امام کو نماز پڑھاتے ہوئے حدث ہوجائے۔ تو کیا کرے۔

(۲) اگر کوئی شخص ڈھیلے سے استنجا کرے تو کیا پھر پانی سے استنجا کرنا واجب ہے یا نہیں۔

ج نمبر ۴ اسکے لئے دو کام جائز ہیں۔ یا تو اپنی جگہ مقتدی کو خلیفہ بنائے۔ یا مقتدی اسی حال میں رہیں۔ اور امام وضو کرکے واپس آجائے ورنہ نماز سب شروع سے پڑھیں۔

(۲) ڈھیلوں سے استنجا کرنا کافی ہے۔ اسکے بعد پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ اگر استنجا مٹی سے کیا ہی۔ پھر بغیر استنجا پانی کے وضو کرے یا نماز پڑھے تو جائز ہے خواہ وجہ کچھ ہی کرے۔ (المفتی حافظ روشن علی صاحب)

جوہر شفائی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی۔ خشک یا تر بلغم خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو نشوا روپے کو بھی مفت۔ فی تولہ عار علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

المشتہر

ایس۔ عزیز الرحمٰن۔ قادر بخش انجینئر قادیان

(فاروق پریس قادیان میں باہتمام قاسم علی پرنٹر و پبلشر و پرائیٹر چھپکر فاروق منزل سے شائع ہوا)